



کلاس: 12th

مضمون: اردو

سبق 4: محنت پسند خردمند

مولانا محمد حسین آزاد (1830 تا 1910ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. دنیا کی ابتدائی حالت کیسی تھی؟

(ا) بدی سے بھرپور

(ب) خوشگوار اور بے فکری

(ج) قحط و بیماری سے متاثر

(د) سخت محنت کی حالت

2. بادشاہ خسرو آرام کی خصوصیت کیا تھی؟

(ا) ظلم و ستم

(ب) فرشتہ جیسی مہربانی

(ج) قوی جسمانی طاقت

(د) حسد و خود پسندی

3. لوگ ابتدائی دور میں کہاں کھیلتے اور نہاتے تھے؟

(ا) تالابوں میں

(ب) قدرتی گلزاروں اور دریاؤں میں

(ج) محلوں میں

(د) بازاروں میں

4. ابتدائی دور میں موسم اور وقت کیسا رہتا تھا؟

(ا) ہر وقت گرمی

(ب) ہمیشہ صبح اور بہار

(ج) سردیوں میں برفباری

(د) رات طویل اور دن چھوٹے

5. ابتدائی دور میں لوگوں کی خوراک کیسے حاصل ہوتی تھی؟

(ا) شکار اور قدرتی پیداوار

(ب) خرید و فروخت

(ج) افلاس و قحط

(د) ڈاکوئی

6. لوگوں کی طبیعت ابتدائی دور میں کیسی تھی؟

(ا) خوش و فارغ البال

(ب) پریشان و بیمار

(ج) حسد اور عداوت میں

(د) غصہ و نفرت میں

7. لوگوں کے دلوں میں خود پسندی اور حسد کس کے اثر سے آئی؟

(ا) شدید دھوپ

(ب) بادشاہ

(ج) محنت پسند خردمند

(د) ڈاکو

8. غارت، لوٹ مار اور ڈاکے کیوں آئے؟

(ا) قدرتی آفات

(ب) لوگوں کی خود غرضی و حسد

(ج) محنت پسند خردمند کی غفلت

(د) بادشاہ کی نااہلی

9. لوگ تدبیر و مشورے کے لیے کس کے پاس گئے؟

(ا) خسرو آرام

(ب) تجربہ کار رہنماؤں کے پاس

(ج) ڈاکوؤں کے پاس

(د) باغ کے پھولوں کے پاس

10. محنت پسند خردمند کس کی اولاد تھا؟

(ا) افلاس و ضرورت

(ب) بادشاہ

(ج) فرشتوں

(د) ڈاکو

11. محنت پسند خردمند سب سے پہلے کہاں نظر آیا؟

(ا) بازار

(ب) دامن کوہ

(ج) جنگل

(د) دریا کنارے

12. محنت پسند خردمند کا جسم کیسا تھا؟

(ا) قوی اور مضبوط ✓

(ب) کمزور و دبلا

(ج) بیمار

(د) بوڑھا

13. محنت پسند خردمند نے لوگوں کو کیا سکھایا؟

(ا) شکار اور کھیتی ✓

(ب) ڈاکہ زنی

(ج) سستی

(د) کھیل و تفریح

14. بادشاہ خسرو آرام نے ملک کی کس حالت کو خراب کیا؟

(ا) خوشحالی

(ب) افلاس و قحط ✓

(ج) امن و محبت

(د) تعلیم

15. ابتدائی دور میں لوگ سبزے اور پھل کیسے حاصل کرتے تھے؟

(ا) قدرتی سامان سے

(ب) خرید و فروخت

(ج) ڈاکے

(د) محنت کے بغیر

16. احتیاج و افلاس کا سب سے بڑا اثر کیا ہوا؟

(ا) خوشحالی

(ب) بیماری و قحط

(ج) دولت و نعمت

(د) امن و سکون

17. بادشاہ خسرو آرام کی ناکامی کی اصل وجہ کیا تھی؟

(ا) محنت نہ کرنا

(ب) ڈاکوؤں کا حملہ

(ج) بیماری

(د) قدرتی آفات

18. محنت پسند خردمند کا لقب کیا تھا؟

(ا) بادشاہ کاردان

(ب) سلطان محنت پسند

(ج) مالک زمین

(د) فرشتہ نجات

19. محنت پسند خردمند نے لوگوں کی زندگی میں سب سے پہلے کیا بدلا؟

(ا) شکار اور کھیتی سکھائی

(ب) ڈاکے شروع کیے

(ج) قحط سالی پیدا کی

(د) بیماری پھیلائی

20. لوگوں کے دلوں پر سب سے زیادہ اثر کس چیز کا ہوا؟

(ا) تدابیر و مشورے

(ب) بیماری

(ج) جنگل

(د) دولت

21. بادشاہ خسرو آرام نے لوگوں کو کس حالت میں چھوڑا؟

(ا) مصیبت میں

(ب) خوشحالی میں

(ج) دولت میں

(د) سکون میں

22. محنت پسند خردمند نے زمین پر کیا آباد کیا؟

(ا) کھیت و باغ

(ب) بیماریاں

(ج) ڈاکہ اور غارت

(د) قحط سالی

23. محنت پسند خردمند کی اہم خصوصیات کیا تھیں؟

(ا) ہمت اور تحمل

(ب) سستی

(ج) حسد

(د) کمزوری

24. لوگ محنت پسند خردمند کے پاس کیوں گئے؟

(ا) دولت کے لیے

(ب) رہنمائی و نجات کے لیے

(ج) کھیلنے کے لیے

(د) بھاگنے کے لیے

25. زمین پر سب سے پہلے کیا آباد ہوا؟

(ا) شہر

(ب) کھیت و باغ

(ج) محل

(د) بازار

26. محنت پسند خردمند نے کس طرح سلطنت قائم کی؟

(ا) افلاس و ضرورت دور کر کے

(ب) ڈاکے اور غارت سے

(ج) بیماری پھیلا کر

(د) لوگوں کو غلام بنا کر

27. محنت پسند خردمند کی تعلیم کس نے دی؟

(ا) استاد و ہنر مندی

(ب) بادشاہ

(ج) ڈاکو

(د) قدرتی آفات

28. بادشاہ خسرو آرام کی ناکامی کی سب سے بڑی وجہ کیا تھی؟

(ا) محنت نہ کرنا

(ب) ڈاکوؤں کا حملہ

(ج) بیماری

(د) قحط سالی

29. محنت پسند خردمند نے لوگوں کی زندگی میں کیا بدل دیا؟

(ا) خوشحالی و ترقی

(ب) بیماری و قحط

(ج) سستی و ناکامی

(د) حسد و عداوت

30. لوگ محنت پسند خردمند کو کس نظر سے دیکھتے تھے؟

(ا) دشمن

(ب) خیر خواہ و دوست

(ج) کمزور

(د) ڈاکو

 خلاصہ: محنت پسند خردمند

ابتدائی زمانے میں دنیا خوشحال اور بے فکری کی حالت میں تھی۔ لوگ قدرتی گلزاروں میں کھیلتے، سبزہ زاروں میں پھرتے، دریاؤں میں نہاتے اور قدرتی غذاؤں سے مستفید ہوتے تھے۔ سب کچھ وافر اور آسان تھا، اور بادشاہ خسرو آرام رحم دل اور فرشتہ نما تھا۔ اسے لوگوں کی خدمت کے لیے کسی سے خراج یا محنت کی ضرورت نہ تھی، کیونکہ لوگ خود خوشحال اور مطمئن تھے۔

وقت کے ساتھ ایک گرم اور تیز ماحول نے لوگوں کے دلوں میں خود غرضی، حسد اور لالچ پیدا کر دیا۔ لوگ دولت اور وسائل پر قبضہ چاہتے تھے، جس کی وجہ سے غارت، ڈاکے، افلاس اور قحط سالی پیدا ہوئے۔ خسرو آرام اپنی مہارت اور طاقت کے باوجود ان مسائل پر قابو نہ پاسکا، اور ملک کی خوشحالی برباد ہو گئی۔

اسی آفت میں محنت پسند خردمند نمودار ہوا، جو افلاس اور ضرورت کا بیٹا تھا۔ اسے امید، ہنر مندی اور تدبیر نے پالا اور تیار کیا۔ اس نے لوگوں کی رہنمائی کی، ان کی محنت کو منظم کیا اور زمین، جنگل، دریاؤں اور شہروں کو آباد کیا۔ اس کی کوششوں سے:

- کھیت، باغات اور عمارتیں بنیں
- بازار قائم ہوئے اور ذخیرے بھرے
- پانی اور خوراک کی فراہمی آسان ہوئی
- لوگ محفوظ اور خوشحال ہوئے

محنت پسند خردمند کی ہمت، تحمل اور تدبیر نے ملک کو دوبارہ خوشحال بنایا اور اسے سلطان محنت پسند کا لقب ملا۔ اس کی رہنمائی نے انسانیت کے لیے زندگی آسان، خوشحال اور محفوظ بنائی، اور لوگ اسے اپنا خیر خواہ اور رہنما سمجھنے لگے۔

زمانے کے ابتدائی دور میں دنیا خوشحال اور پاکیزہ تھی۔ لوگ قدرتی گلزاروں میں کھیلتے، سبزہ زاروں میں پھرتے اور دریاؤں میں نہاتے تھے۔ ہر چیز وافر تھی اور قدرتی وسائل سب کے لیے یکساں دستیاب تھے۔ بادشاہ خسرو آرام رحم دل اور فرشتہ نما تھا، جو نہ کسی سے خراج لیتا تھا اور نہ لوگوں سے محنت کراتا تھا۔ لوگ خوشحال اور مطمئن زندگی گزار رہے تھے۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مولانا محمد حسین آزاد کے داستانی افسانے "محنت پسند خردمند" کے ابتدائی حصے کا ہے۔ اس میں مصنف نے دنیا کے ابتدائی دور کا حال بیان کیا ہے جب انسان اور قدرت ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ تھے۔ دنیا میں کوئی مصائب، غربت، یا معاشرتی ناہمواریاں موجود نہیں تھیں۔

مصنف نے زمانے کی اس حالت کو ایک مثالی معاشرتی اور قدرتی ماحول کے طور پر دکھایا ہے۔

بادشاہ خسرو آرام کی شخصیت کے ذریعے حکمران کی رحمدلی، انصاف اور نیک نیتی کو اجاگر کیا گیا ہے۔

یہ پیراگراف داستان کے اس حصے کی بنیاد فراہم کرتا ہے جہاں ابتدائی خوشحالی اور قدرتی وسائل کی فراوانی کے بعد انسان کی حرص و ہوس، اور دنیا میں تبدیلی کا ذکر شروع ہوتا ہے۔

تشریح:

قدرتی خوشحالی اور پاکیزگی:

دنیا کے ابتدائی دور کو خوشحال اور پاکیزہ بتایا گیا ہے ، یعنی نہ تو گناہ کی بدبو تھی اور نہ معاشرتی برائی۔

لوگ قدرتی ماحول میں آزادانہ طور پر کھیلتے اور اپنی روزمرہ کی زندگی خوشیوں سے گزارتے تھے۔

قدرتی وسائل کی فراوانی:

سب کے لیے خوراک، پانی اور دیگر وسائل وافر اور یکساں دستیاب تھے۔

یہاں مصنف نے قدرت کی فراوانی کو انسان کی خوشحالی کی علامت کے طور پر پیش کیا ہے۔

حاکمیت اور بادشاہ کی مثال:

بادشاہ خسرو آرام ایک رحمدل اور عادل حکمران تھا، جو نہ عوام پر بوجھ ڈالتا تھا اور نہ انہیں محنت کے لیے مجبور کرتا تھا۔

اس کی شخصیت انسانیت اور حکمرانی کے اعلیٰ معیار کی نمائندگی کرتی ہے۔

اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ایک اچھا حکمران اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتا ہے، نہ کہ ذاتی مفاد کے لیے۔

انسان کی خوشحالی اور مطمئن زندگی:

لوگوں کی زندگی میں نہ غربت تھی، نہ بیماری، نہ مصیبت۔

انسانی خوشحالی اور مطمئن زندگی کا تعلق قدرتی وسائل کی فراوانی اور حکمران کی عادلانہ سیاست سے جوڑا گیا ہے۔

ادبی اور فکری پہلو:

مصنف نے اس پیراگراف میں مثالی دنیا کے تصور کے ذریعے معاشرتی تعلیم دی ہے کہ اگر لوگ اور حکمران اپنی ذمہ داریاں ایمانداری سے ادا کریں، تو معاشرہ خوشحال اور پر امن رہ سکتا ہے۔

یہ ابتدائی خوشحالی بعد میں آنے والی افلاس، قحط اور مشکلات کے تناظر کے لیے ایک بنیادی نقطہ آغاز فراہم کرتا ہے۔

◆ خلاصہ:

یہ پیراگراف دنیا کے ابتدائی خوشحال دور، قدرتی وسائل کی فراوانی، لوگوں کی آزادی اور بادشاہ کی رحم دلی کو بیان کرتا ہے۔ یہ ہمیں دکھاتا ہے کہ انسانی خوشحالی اور معاشرتی سکون قدرتی وسائل اور عادل حکمران کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ حصہ داستان کی بنیاد ہے، جو بعد میں انسان کی حرص و ہوس اور معاشرتی ابتری کے پس منظر کو واضح کرتا ہے۔

■ پیراگراف نمبر 2:

حسد اور لالچ کا آغاز:

ایک دن ایک وسیع میدان میں گرم دھوپ کے اثر سے لوگوں کے دلوں میں خود غرضی، حسد اور لالچ پیدا ہوا۔ لوگ دولت اور وسائل پر قبضہ چاہتے تھے اور اپنے حصے کی چیز دوسروں سے چھپانے لگے۔ اس وجہ سے غارت، لوٹ مار اور ڈاکے شروع ہو گئے، اور لوگوں کی قدیم خوشحالی ختم ہو گئی۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مولانا محمد حسین آزاد کے افسانے "محنت پسند خردمند" کے ابتدائی خوشحال دور کے بعد کے حالات بیان کرتا ہے۔ جہاں پہلے لوگ خوشحال، مطمئن اور قدرتی وسائل سے لطف اندوز تھے، اب ماحول میں تبدیلی آ گئی ہے۔

یہ حصہ داستان میں انسانی فطرت کی کمزوری، حسد اور لالچ کے آغاز کو دکھاتا ہے۔

مصنف نے قدرت کی فراوانی اور خوشحالی کے بعد پیدا ہونے والی اخلاقی بگاڑ کی تصویر کشی کی ہے، جو بعد میں افلاس اور مشکلات کی بنیادی وجہ بنتی ہے۔

تشریح:

گرم دھوپ اور اثر

دھوپ کا ذکر محض موسمی حقیقت نہیں بلکہ ایک علامتی انداز ہے کہ ماحول میں شدید حالات اور وسوسے لوگوں کی فطرت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

دھوپ کے اثر کو انسانی دلوں میں خود غرضی اور حرص کے آغاز کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

خود غرضی، حسد اور لالچ:

لوگ اپنی خوشیوں اور وسائل کو دوسروں سے چھپانے لگتے ہیں، یعنی انسانی فطرت کی کمزوری اور مادیت پسندی ظاہر ہوتی ہے۔

یہ تبدیلی پرانے خوشحال معاشرتی نظام کو خراب کر دیتی ہے۔

غارت، لوٹ مار اور ڈاکے:

حسد اور لالچ کی وجہ سے لوگ وسائل پر قبضہ کرنے لگتے ہیں، نتیجتاً امن اور معاشرتی نظام تباہ ہو جاتا ہے۔

پہلے جو خوشحالی اور یکسانیت تھی، اب ختم ہو جاتی ہے اور معاشرہ غیر مستحکم ہو جاتا ہے۔

قدیم خوشحالی کا اختتام:

یہ پیراگراف داستان کے اس مرحلے کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں انسان کی خود غرضی نے قدرتی خوشحالی کو نقصان پہنچایا۔

مصنف یہ سبق دیتا ہے کہ حسد اور لالچ معاشرتی تباہی کی جڑ ہیں۔

ادبی اور فکری پہلو:

یہ حصہ اخلاقی سبق دیتا ہے کہ انسان کی حرص، حسد اور لالچ سماج میں بے چینی، فساد اور تباہی لاتے ہیں۔

اس سے داستان کے اگلے حصے کی بنیاد بنتی ہے جہاں محنت پسند خردمند کا کردار اور اہمیت سامنے آتی ہے۔

◆ خلاصہ:

یہ پیراگراف انسان کی قدرتی فطرت میں حسد اور لالچ کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ دھوپ کے ماحول میں لوگوں کے دل خود غرضی، حرص اور دوسروں سے حسد کے جذبات سے بھر جاتے ہیں۔ نتیجتاً، لوٹ مار اور غارت گری شروع ہو جاتی ہے، اور پرانی خوشحالی اور امن ختم ہو جاتا ہے۔

■ پیراگراف نمبر 3:

افلاس اور ضرورت کا غلبہ:

لالچ اور خود غرضی کے نتیجے میں افلاس اور ضرورت نے پورے ملک پر قبضہ کر لیا۔ زمین بنجر ہو گئی، چار موسم پیدا ہوئے، ساگ پات اور اناج کم ہونے لگے، اور وبائیں اور بیماریاں پھیل گئیں۔ خسرو آرام اپنی طاقت اور مہارت کے باوجود حالات پر قابو نہ پاسکا، اور لوگ اپنی پریشانی اور مصائب پر پچھتانے لگے۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف "محنت پسند خردمند" کے افسانے میں پہلے دو مراحل کے بعد آتا ہے:

پہلا مرحلہ: دنیا خوشحال اور قدرتی وسائل سب کے لیے یکساں تھے۔

دوسرا مرحلہ: حسد اور لالچ کے اثر سے لوگ خود غرض ہو گئے، غارت، لوٹ مار اور ڈاکے شروع ہوئے۔

اب اس مرحلے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ انسانی خود غرضی اور لالچ کی وجہ سے معاشرتی اور اقتصادی نظام تباہ ہو گیا، اور افلاس اور ضرورت پوری زمین پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں۔

تشریح:

افلاس اور ضرورت کا غلبہ:

انسانوں کی حرص و لالچ نے معاشرتی نظام کو نقصان پہنچایا اور قدرتی خوشحالی ختم ہو گئی۔

اب لوگ نہ صرف اپنے وسائل کھو بیٹھے بلکہ ضرورت اور کمزوری کا شکار ہو گئے۔

زمین کی بنجر حالت اور چار موسم:

زمین بنجر ہو گئی اور فصلیں کم پیدا ہونے لگیں، جو معاشی نقصان اور بھوک کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

چار موسم پیدا ہونا قدرتی توازن کی بگڑتی صورتحال کی علامت ہے، یعنی پہلے جہاں ماحول انسانی زندگی کے لیے آسان تھا، اب وہ مشکل ہو گیا۔

ساگ، پات اور اناج کی کمی:

قدرتی وسائل کی کمی لوگوں کی بنیادی ضروریات پر اثر ڈالتی ہے۔

یہ انسان کی لالچ کے اثرات کو عملی طور پر ظاہر کرتا ہے، کیونکہ پہلے سب کچھ وافر تھا۔

وبائیں اور بیماریاں:

افلاس کے نتیجے میں لوگ بیماریاں اور وباؤں کا شکار ہو گئے۔

یہ پیراگراف بتاتا ہے کہ معاشرتی اور اخلاقی بگاڑ کا اثر قدرتی اور صحت کے نظام پر بھی پڑتا ہے۔

خسرو آرام کی ناکامی:

بادشاہ خسرو آرام اپنی طاقت، مہارت اور رحم دلی کے باوجود حالات پر قابو نہیں پاسکا۔

یہ اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ صرف طاقت اور وسائل سے مسئلے حل نہیں ہوتے، بلکہ محنت، حکمت اور تدبیر کی ضرورت ہے۔

لوگوں کا پچھتانا:

لوگ اپنی غیر ذمہ داری، حرص اور لالچ کے سبب اب اپنے کیے پر پچھتاتے ہیں۔

یہ پیراگراف اخلاقی سبق دیتا ہے کہ انسانی اعمال کے نتائج ناگزیر ہوتے ہیں۔

◆ خلاصہ:

یہ پیراگراف دکھاتا ہے کہ حسد اور لالچ سے پیدا شدہ افلاس اور ضرورت نے پوری زمین پر قبضہ کر لیا۔ قدرتی وسائل ختم ہو گئے، زمین بنجر ہوئی، فصلیں کم ہوئیں، اور بیماریوں کا راج ہوا۔ بادشاہ خسرو آرام اپنی طاقت اور مہارت کے باوجود حالات کو قابو میں نہ رکھ سکا، اور لوگ اپنی لاپرواہی پر پچھتاتے لگے۔

پیراگراف نمبر 4:

محنت پسند خردمند کی آمد:

تب محنت پسند خردمند نمودار ہوا، جو افلاس اور ضرورت کا بیٹا تھا۔ اسے امید، ہنر مندی اور تدبیر نے پالا اور مضبوط کیا۔ وہ لوگوں کے لیے نجات کا راستہ لے کر آیا، اور انہیں اپنی خدمات اور علم سے رہنمائی فراہم کی تاکہ وہ مصائب اور مشکلات سے باہر نکل سکیں۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف افسانے ”محنت پسند خردمند“ میں اس وقت آتا ہے جب:

دنیا خوشحال تھی: قدرتی وسائل وافر اور سب کے لیے یکساں تھے۔

حسد و لالچ کا آغاز ہوا: لوگ خود غرض ہو گئے اور دولت پر قبضہ کرنا شروع کیا۔

افلاس و ضرورت کا غلبہ: زمین بنجر، فصلیں کم اور وبائیں پھیل گئیں، اور لوگ اپنی پریشانی پر پچھتانے لگے۔

اب اس مرحلے میں افسانے کا کلیدی کردار محنت پسند خردمند نمودار ہوتا ہے، جو مسائل اور مشکلات کے حل کا ذریعہ بنتا ہے۔

تشریح:

محنت پسند خردمند کی شخصیت:

وہ افلاس اور ضرورت کا بیٹا ہے، یعنی وہ انہی مشکلات سے پیدا ہوا جن کا سامنا سب کر رہے تھے۔

اس کی پرورش امید، ہنر مندی اور تدبیر کے ذریعے ہوئی، جو اس کی کامیابی اور اثر پذیری کی بنیاد ہے۔

امید، ہنر مندی اور تدبیر:

امید نے اسے حوصلہ دیا، ہنر مندی نے عملی قابلیت بخشی، اور تدبیر نے منصوبہ بندی اور حکمت کا علم دیا۔

یہ خصوصیات اسے ایک رہنما اور نجات دہندہ بناتی ہیں۔

لوگوں کے لیے نجات کا راستہ:

محنت پسند خردمند نے لوگوں کی پریشانی اور مشکلات کو سمجھا اور ان کے لیے رہنمائی فراہم کی۔

اس کی خدمات اور علم کے ذریعے لوگ اپنی مصائب سے باہر نکلنے لگے۔

تشریح اخلاقی اور درس آموز پہلو:

یہ پیراگراف ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ مشکل حالات میں عقل، محنت اور ہنر کا کردار سب سے اہم ہے۔

صرف طاقت یا دولت سے مسائل حل نہیں ہوتے، بلکہ علم، تدبیر اور لگن سے مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

◆ خلاصہ:

محنت پسند خردمند، جو افلاس اور ضرورت کا بیٹا تھا، اپنی امید، ہنر اور تدبیر کے ذریعے لوگوں کے لیے نجات کا راستہ لے کر آیا۔ اس نے اپنی خدمات اور علم سے لوگوں کو رہنمائی فراہم کی تاکہ وہ مصائب اور مشکلات سے آزاد ہو سکیں۔

پیراگراف نمبر 5:

محنت پسند خردمند نے زمین، جنگل، دریاؤں اور شہروں کو آباد کیا۔ اس نے کھیت، باغات اور عمارتیں بنوائیں، بازار قائم کیے اور ذخائر بھرے۔ پانی اور خوراک کی فراہمی آسان ہوئی اور لوگ محفوظ اور خوشحال ہو گئے۔ اس کی تدبیر سے لوگ محنت کرنے لگے اور وسائل منظم طور پر استعمال ہونے لگے۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف داستان "محنت پسند خردمند" کے اس حصے کا ہے جہاں محنت پسند خردمند نے افلاس، ضرورت اور قحط کے دور کے بعد معاشرے کی بنیادیں مضبوط کرنا شروع کیں۔ پہلے لوگ افلاس اور پریشانی کا شکار تھے، زمین و وسائل بنجر ہو گئے تھے، اور بیماریوں اور مشکلات نے معاشرہ متاثر کیا تھا۔ محنت پسند خردمند اپنی تدبیر، ہنر مندی اور محنت کی بدولت اس ویران اور غیر منظم دنیا کو آباد کرنے لگتا ہے، تاکہ لوگ دوبارہ خوشحال اور محفوظ زندگی گزار سکیں۔

تشریح (Explanation):

زمین و وسائل کی تنظیم: محنت پسند خردمند نے زمین، جنگل اور دریاؤں کو منظم اور آباد کیا، جس سے قدرتی وسائل کا بہتر استعمال ممکن ہوا۔

زرعی اور تجارتی ترقی: کھیت، باغات اور عمارتیں بنوا کر خوراک کی فراہمی اور رہائش کی ضروریات کو پورا کیا گیا۔ بازار قائم کرنے سے معاشرتی اور اقتصادی زندگی مستحکم ہوئی۔

محفوظ اور خوشحال معاشرہ: لوگ دوبارہ محفوظ ہو گئے اور ان کی زندگی خوشحال اور پرامن ہو گئی۔

محنت کی حوصلہ افزائی: محنت پسند خردمند کی تدبیر سے لوگ خود محنت کرنے لگے اور وسائل کو منظم انداز میں استعمال کرنے کا جذبہ پیدا ہوا، جس سے معاشرتی استحکام آیا۔

اخلاقی اور فکری پہلو: مصنف یہاں یہ سبق دیتا ہے کہ محنت، تدبیر اور منظم منصوبہ بندی کے ذریعے معاشرہ اپنی فلاح و بہبود حاصل کر سکتا ہے، اور قدرتی وسائل کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

◆ خلاصہ:

یہ پیراگراف محنت پسند خردمند کی حکومت اور حکمت عملی کی کامیابی کو بیان کرتا ہے۔ اس نے زمین و وسائل کی آبادکاری، معاشرتی اور اقتصادی ترقی، اور لوگوں میں محنت و تعاون کے جذبے کو فروغ دیا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ منظم منصوبہ بندی اور محنت کے ذریعے معاشرہ خوشحال اور محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔

پیراگراف نمبر 6: 

محنت پسند خردمند کی ہمت، تحمل اور تدبیر نے ملک کو دوبارہ خوشحال بنایا۔ اس نے لوگوں کی زندگی آسان، محفوظ اور خوشحال کی۔ اسی وجہ سے اسے سلطان محنت پسند کا لقب ملا۔ لوگ اسے اپنا خیر خواہ اور رہنما سمجھنے لگے، اور اس کی رہنمائی میں ہر شخص محنت کرنے اور قانون کے مطابق زندگی گزارنے لگا۔

سیاق و سباق (Context):

یہ پیراگراف داستان "محنت پسند خردمند" کے اس حصہ کا ہے جہاں محنت پسند خردمند نے افلاس، بیماریوں اور قحط کے بعد معاشرہ دوبارہ آباد کر دیا۔ زمین و وسائل کی آبادکاری، پانی و خوراک کی فراہمی اور معاشرتی نظم و ضبط کے بعد لوگ خوشحال اور محفوظ ہو گئے۔ اس کامیابی کے نتیجے میں محنت پسند خردمند کو سلطان محنت پسند کا لقب ملا، اور لوگ اسے اپنا رہنما اور خیر خواہ ماننے لگے۔

تشریح (Explanation):

ہمت، تحمل اور تدبیر: محنت پسند خردمند کی ان خصوصیات نے معاشرے کو مشکلات سے نکالا اور اسے دوبارہ خوشحال بنایا۔

لوگوں کی فلاح و بہبود: اس نے لوگوں کی زندگی آسان، محفوظ اور خوشحال کی، جس سے معاشرتی سکون اور خوشحالی قائم ہوئی۔

لقب کا مطلب: "سلطان محنت پسند" کا لقب اس کی محنت، عزم اور حکمت عملی کی کامیابی کی علامت ہے۔

رہنمائی اور قانون پر عمل: لوگ اس کے مشورے اور رہنمائی کو اہم سمجھنے لگے، جس سے معاشرہ نظم و ضبط اور قانون کے مطابق چلنے لگا۔

اخلاقی سبق: مصنف اس پیراگراف کے ذریعے یہ سکھاتا ہے کہ محنت، تدبیر اور صبر کے ذریعے ایک حکمران یا رہنما معاشرے کو خوشحال اور محفوظ بنا سکتا ہے، اور لوگوں میں اعتماد و احترام پیدا کر سکتا ہے۔

◆ خلاصہ:

یہ پیراگراف محنت پسند خردمند کی کامیابی اور اس کے معاشرتی اثرات کو بیان کرتا ہے۔ اس نے اپنی ہمت اور تدبیر سے ملک کو دوبارہ آباد کیا، لوگوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا، اور اسی وجہ سے اسے سلطان محنت پسند کا لقب ملا۔ معاشرتی نظم، قانون کی پاسداری اور محنت کی اہمیت اس میں واضح ہے۔

■ پیراگراف نمبر 7:

محنت پسند خردمند نے لوگوں کو کام کرنے کی تربیت دی: جنگل اور پہاڑ کاٹنا، پانی کی نالیاں بنانا، زمین کی پیداوار بڑھانا اور شہروں کو آباد کرنا۔ اس کی رہنمائی میں زمین اور شہر مکمل طور پر آباد ہو گئے، کھیت اور باغات مالا مال ہوئے، اور لوگ خوشحال زندگی گزارنے لگے۔ اس کی کامیابی نے اسے سلطنت قائم کرنے اور عوام میں عزت دلانے میں مدد دی۔

سیاق و سباق (Context):

یہ پیراگراف داستان "محنت پسند خردمند" کے اس حصہ کا ہے جہاں محنت پسند خردمند نے نہ صرف زمین و وسائل کو آباد کیا بلکہ لوگوں کو خود محنت اور تدبیر کرنے کی تربیت بھی دی۔ پچھلے مراحل میں افلاس، قحط اور بیماریوں کے بعد معاشرہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا۔ محنت پسند خردمند نے رہنمائی اور مشق کے ذریعے لوگوں میں محنت اور نظم و ضبط کی عادت ڈالی، جس سے معاشرہ دوبارہ خوشحال اور مضبوط ہوا۔

تشریح (Explanation):

لوگوں کی تربیت: محنت پسند خردمند نے لوگوں کو عملی ہنر سکھائے جیسے جنگل اور پہاڑ کاٹنا، پانی کی نالیاں بنانا، زمین کی پیداوار بڑھانا اور شہروں کی آبادکاری۔ اس سے لوگ خود کفیل اور محنتی بن گئے۔

زمین و شہر کی آبادکاری: تربیت اور رہنمائی کے نتیجے میں زمین زرخیز ہوئی، کھیت و باغات مالا مال ہوئے، اور شہر آباد ہوئے۔

خوشحالی اور ترقی: لوگوں کی محنت اور درست رہنمائی سے معاشرہ خوشحال ہوا، خوراک و وسائل فراوان ہوئے، اور زندگی آسان و محفوظ ہوئی۔

سلطنت اور عزت: محنت پسند خردمند کی کامیابی نے نہ صرف معاشرے کو ترقی دی بلکہ اسے سلطنت قائم کرنے اور عوام میں عزت حاصل کرنے میں مدد دی۔

اخلاقی سبق: یہ پیراگراف ہمیں سکھاتا ہے کہ رہنمائی، تربیت اور مسلسل محنت معاشرتی ترقی اور خوشحالی کے لیے ضروری ہیں۔ ایک اچھا رہنما نہ صرف وسائل فراہم کرتا ہے بلکہ لوگوں کو کام کرنے اور نظم و ضبط سیکھنے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔

◆ خلاصہ:

یہ پیراگراف محنت پسند خردمند کی کامیابی اور معاشرتی تربیت کو بیان کرتا ہے۔ اس نے لوگوں کو محنت کی تربیت دی، زمین و شہروں کو آباد کیا، خوشحالی قائم کی، اور سلطنت کی بنیاد مضبوط کی۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ رہنمائی اور مسلسل محنت کے ذریعے معاشرہ ترقی اور خوشحالی حاصل کر سکتا ہے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.